سوال

بعض خاندانوں میں بہت سے مرد اپنی بیوی یا بیٹی یا پھر اپنی بہن کو غیر محرم مردوں مثلا دوست واحباب اور رشتہ داروں کے سامنے جانے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اور ان سے بات چیت کی اجازت دیتے ہیں جیسے کہ وہ ان کے محرم ہوں، جب ہم انہیں نصیحت کرتے اور سمجھاتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ یہ ان کی اور ان کے خاندان اور آباء واجداد کی عادت میں شامل ہے، اور ان کا یہ بھی گمان ہے یہ ان کے دل صاف ہوتے ہیں۔ کچھ تو ان لوگوں میں معاند ہیں اور کچھ متکبر ہیں حالانکہ وہ اس کے حکم کا بھی علم رکھتے ہیں اور کچھ لوگ اس کے حکم سے جاہل ہیں، تو آپ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ

ہر مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ عادات اور رسم ورواج پر اعتماد نہ کرے بلکہ اسے شریعت مطہرہ پر پیش کرے جو شریعت مطہرہ کے موافق ہو اس پر عمل کرے اور جو شریعت اسلامیہ کے مخالف ہو اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے، لوگوں کا کسی چیز کی عادت بنا لینا اس کے حلال ہونے کی دلیل نہیں۔

بلکہ لوگوں نے جتنی بھی اپنے خاندانوں، قبیلوں، ملکوں اور معاشروں میں عادات اور رسم ورواج بنا رکھے ہیں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا واجب ہے، جو کچھ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا ہو وہ مباح ہے اور جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور اس کا ترک کرنا اور چھوڑنا واجب ہے چاہے وہ لوگوں کی عادت میں ہی کیوں نہ شامل ہو۔

اور جب لوگوں نے کسی اجنبی عورت سے خلوت یا غیر محرم سے پردہ نہ کرنے کی عادت بنا لی ہو اور اس میں تساہل سے کام لیں تو ان کی یہ عادت باطل ہے اسے ترک کرنا واجب ہوگا، اور اسی طرح اگر کچھ لوگ زنا یا پھر لواطت یا شراب نوشی اور نشہ کرنے کی عادت بنا لیں تو ان پر بھی اسے ترک کرنا واجب ہے، اور عادت ہونا ان کے لیے حجت اور دلیل نہیں بن سکتی۔

بلکہ شریعت مطہرہ تو سب سے اوپر ہے اس لیے جسے اللہ تعالی نے اسلام کی ھدایت نصیب فرمائی ہے اسے اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں شراب نوشی، زنا، چوری وڈاکہ، اور قطع تعلقی اور قطع رحمی اور نافرمانی وغیرہ اور باقی جو بھی اللہ تعالی نے حرام کیا ہے سے اجتناب کرنا اور دور رہنا چاہیے، اور اسے چاہیے کہ اللہ تعالی کے واجبات کا التزام کرے۔

اور اسی طرح خاندان والوں پر بھی واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا احترام کریں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ سے دور رہیں اور اجتناب کریں، اور جب ان کی عورتوں کی یہ عادت ہو کہ وہ غیر محرموں سے پردہ نہیں کرتیں یا پھر ان سے خلوت کرتی ہیں تو انہیں یہ عادت ترک کرنی چاہیے بلکہ ان پر اسے چھوڑنا واجب ہے۔

کیونکہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے چچا زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، یا بہنوئی یا پھر اپنے دیوروں، اور اپنے خاوند کے چچا اور ماموں کے سامنے ننگے منہ پھرے اور پردہ نہ کرے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ ان سب سے پردہ کرے اور اپنے سر چہرہ اور باقی بدن وغیرہ کو چھپائے کیونکہ یہ اس کے غیر محرم ہیں۔

اور رہا مسئلہ کلام یعنی سلام کے جواب اور سلام کرنا وغیرہ کا تو پردہ کے اندر رہتے ہوئے اور خلوت کے بغیر اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے الاحزاب (53)۔

اورایک دوسرے مقام پرکچھ اس طرح فرمایا :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے ، اورہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو الاحزاب (32) ۔

تواللہ تعالی نےاپنے اس فرمان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کونرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بات میں نرمی اختیار نہ کریں تاکہ دل میں بیماری رکھنے والا یا پھر جس کے دل میں شھوت کی بیماری ہے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ کمزور ہے اوراسے کوئی مانع نہیں ۔

بلکہ اسے درمیانے لہجہ میں بات کرنی چاہیے جس میں نہ تو نرمی ہواورنہ ہی درشتی اور سختی ہواوراللہ تعالی نے یہ بھی بیان کیا کہ پردہ کرنا سب کے دلوں کی پاکیزگی ہے اوربہتر ہے ۔

اورایک مقام پراللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اورصاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں ، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہوجایا کرے گی پھر وہ ستائی نہ جائیں گی ، اوراللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59) ۔

جلباب لمبے کپڑے کوکہا جاتا ہے جوسر پرر کھا جائے جس سے سارا بدن چھپ جائے اور عورت اسے اپنے سر پررکھ کر لباس کے اوپر سے اپنے سارے جسم کوچھپاتی ہے ۔

اورایک مقام پراللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اوراپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں ، اوراپنی زینت کوظاہر نہ کریں سوائے اس کے جوظاہر ہے ، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں ، اوراپنی زیب وآرائش کوکسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں سے جوشھوت والے نہ ہوں ، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔ ۔ ۔ النور (31) ۔

تواس آیت میں مذکوراشخاص کے علاوہ کسی اور کے سامنے وہ اپنی زینت کوظاہر نہیں کرسکتی ۔

توسب مسلمان عورتوں پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں اوراللہ تعالی نے جوان کی زینت کے ظاہر کرنے سے ان پر حرمت کی ہے اس کے ظاہر کرنے سے بچیں اورانہیں غیر محرموں کے سامنے زینت کے ساتھ سامنے نہیں آنا چاہیے ۔

اسلام سوال وجواب

13728